ایک تو ہے صرف پابندِ سکوتِ مستقل

اس سے ہیں واقف بھلا اے جانِ چمن جانِ بہار
پردہ دارِ رازِ ہستی ہے خموشی کا وقار

بزمِ عالم میں ہے جو ضبط و سکوں سے آشنا
کامیابِ زندگی ہے وہ یہاں صبح و مسا

ہیں تحمل کے نتیجے شرحِ تقدیرِ حیات
صبر و استقلال سے ہوتی ہے تعمیرِ حیات

یہ تو سب سچ ہے مگر اے نو بہارِ زندگی
وقت پر خاموش رہنا بھی تو ہے بے دانشی

قطرہ قطرہ بحرِ ہستی کا سکوں آمیز ہے
جب اٹھا طوفان تو پھر ہر موج طوفاں خیز ہے

چپ ہی رہتی ہے کلی اس کو صبا چھیڑے ہزار
وقت پر لیکن صدا اس کی ہے اعلانِ بہار

مطربِ شام و سحر کے راگ ہیں سب بے خلل
کیونکہ ہر آوازِ سازِ دہر کی ہے برمحل

تو بھی اک تقریر کر ایسی چمن میں صاف صاف
جس سے ہو رازِ حقیقت کا سراسر انکشاف

التجا دارم کہ اے بیگانۂ ذوقِ سخن
شو حریفِ نالہ ہائے زارِ بلبل در چمن

نغمۂ جاوید

جناب فرید جاوید

جنوں نے چھیڑ دی شاید حدیثِ رندانہ
مچل رہی ہے رگ و پے میں روحِ میخانہ

برس رہی ہے فضاؤں سے مستقل مستی
نہ میکدہ ہے، نہ ساقی، نہ مے، نہ پیمانہ

نگاہ کھیل رہی ہے اک اور عالم سے
نگاہ میں ہے یہ عالم تمام افسانہ

نہ دیکھ یوں مری جانب اداس آنکھوں سے
گزارنی ہے مجھے زندگی جداگانہ!

ندیم مجھکو مرا احترام لازم ہے
مرا شعارِ محبت ہے بے نیازانہ

ابھارتا ہوں وہ جذبے کہ دلبری آجائے
سنوارتا ہوں خد و خالِ حسنِ جانانہ

نزولِ رحمتِ پروردگار ہے جاوید
غزل سرا ہے سرِ شام کون دیوانہ